REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

یوم سہ شنبہ
۱۶ جمادی الثانی ۱۳۸۰ھ
فی پرچہ ۱۲ نئے پیسے

جلد ۴۹/۱۴ | ۶ فتح ۱۳۳۹ ہش | ۶ دسمبر ۱۹۶۰ء | نمبر ۲۸۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ
کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۵ دسمبر بوقت ۱۰ بجے صبح

گزشتہ دو روز حضور کو اعصابی بے چینی کی تکلیف رہی
اس وقت خدا کے فضل سے طبیعت بہتر ہے۔
احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے
دعائیں جاری رکھیں۔

"پاکستان اور انڈونیشیا ایک دوسرے سے بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں"

جکارتہ پہنچکر صدر ایوب کا اعلان۔ انڈونیشی دارالحکومت میں صدر پاکستان کا پرتپاک خیر مقدم

جکارتہ ۵ دسمبر۔ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کل انڈونیشیا کے دارالحکومت جکارتہ پہونچے۔ تو آپ کا پرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔ فضائی اڈہ پر انڈونیشیا کے صدر ڈاکٹر سوکارنو نے کہا کہ پاکستان اور انڈونیشیا اچھے ہمسائے ہیں اور وہ اسلام اور ایک نوعیت کی سیاسی جدوجہد کے رشتوں میں ایک دوسرے سے منسلک ہیں۔ ڈاکٹر سوکارنو نے توقع ظاہر کی کہ صدر ایوب کے دورہ سے پاکستان اور انڈونیشیا کے تعلقات اور مضبوط ہو جائیں گے

صدر ایوب نے اپنے میزبان کی تقریر کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ انڈونیشیا اور پاکستان کے مسائل ایک جیسے ہیں۔ اور وہ ایک دوسرے کو بہت کچھ سکھا سکتے ہیں۔ اور بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ آپ نے کہا میں انڈونیشی عوام کے لئے اہل پاکستان کی نیک تمنائیں لایا ہوں۔ صدر ایوب نے کہا کہ جب قومیں عظیم مسائل سے دوچار ہوں۔ تو ان سے غلطیاں بھی سرزد ہو جاتی ہیں۔ تاہم آپ نے یقین ظاہر کیا کہ یہ مسائل حل ہو جائیں گے۔ اور دونوں ملک پاکستان اور انڈونیشیا اپنے قدم آگے بڑھاتے جائیں گے صدر نے کہا کہ اگر ہم اپنی فارغ البالی کے لئے پورے عزم و استقلال سے کام کرتے رہے تو ہم اقوام عالم کی صف میں ممتاز مقام حاصل کر لیں گے۔

صدر سوکارنو نے اپنے مقتدر مہمان کا خیر مقدم کرتے ہوئے صدر پاکستان کو "میرے عزیز بھائی ایوب" کے الفاظ سے خطاب کیا آپ نے کہا کہ دونوں ملکوں میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ ان کی سیاسی جدوجہد بھی ایک ہی نوعیت کی رہی ہے۔

صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کل ایک خاص طیارہ میں انڈونیشیا کے سات روزہ سرکاری دورے پر پہونچے۔ جب صدر کا طیارہ انڈونیشی سرحد میں داخل ہوا تو فضائیہ کے جیٹ طیاروں نے صدر کے طیارے کی راہنمائی کی۔ ہوائی اڈے پر صدر سوکارنو ان کی کابینہ کے ارکان اور اعلیٰ سفارتی نمائندوں نے صدر ایوب خاں کا استقبال کیا۔ صدر پاکستان جونہی طیارے سے نیچے اترے، پاکت نیول سمیت لوگوں کی ایک بڑی تعداد نے سربراہ مملکت کا خیر مقدم کیا۔ صدر پاکستان کو ۲۱ توپوں کی سلامی دی گئی۔ اور انڈونیشیا کی فوجوں کے مشترکہ دستہ نے گارڈ آف آنر پیش کیا۔

خیر مقدمی تقریروں کے بعد صدر سوکارنو سفارتی نمائندوں اور انڈونیشیا کے ممتاز شہریوں سے صدر ایوب کا تعارف کرایا۔

صدر ایوب ہوائی اڈے سے صدر کے محل جانے کے لئے کار میں سوار ہونے لگے۔ تو لوگوں نے تالیاں بجانی شروع کیں۔ جس کا جواب صدر نے مسکراتے ہوئے اور ہاتھ ہلا کر دیا۔ یہ چار میل لمبا راستہ صدر ایوب نے صدر سوکارنو کے ساتھ ایک کار میں بیٹھ کر طے کیا۔ راستے میں سڑک کے دونوں طرف لوگ صدر پاکستان کے خیر مقدم کے لئے قطار در قطار کھڑے تھے لوگوں نے پاکستان اور انڈونیشیا کے پرچم اٹھا رکھے تھے اور وہ پاکستان اور انڈونیشیا کی دوستی زندہ باد کے نعرے لگا رہے تھے۔

سارے راستے کو تقریبی دروازوں پرچموں اور جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔ راستہ میں مختلف جگہوں پر دونوں لیڈروں کے فوٹو آویزاں کئے گئے تھے۔

صدر ایوب جب صدر کے محل پر پہونچے تو صدر سوکارنو سے رسمی ملاقات کی۔

خدام الاحمدیہ ربوہ کا جلسہ

آج مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۶۰ء بروز پیر بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا ماہانہ جلسہ ہو رہا ہے جملہ خدام کی حاضری ضروری ہے۔
(مہتمم مقامی خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اقوام متحدہ کشمیر کے بارے میں اپنا فرض انجام نہیں دے رہی

رنگون کی پریس کانفرنس میں صدر ایوب کا اعلان

رنگون ۵ دسمبر۔ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے کہا ہے کہ اگر اقوام متحدہ اپنا فرض ٹھیک طور پر سرانجام دیتی۔ تو کشمیر کا مسئلہ اب تک حل ہو چکا ہوتا۔ صدر ایوب نے کل رات یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے فرانس کو مشورہ دیا کہ وہ الجزائری عوام کو فوراً حق خود ارادیت دے فیلڈ مارشل محمد ایوب نے کہا الجزائری قوم پرست اس خیال کو غلط ثابت کرنے کی غرض سے کہ الجزائر فرانس کا حصہ ہے، ۸ لاکھ زندگیوں کی قربانی دے چکے ہیں کیا اس مفروضہ کو غلط ثابت کرنے کے لئے کوئی زیادہ گراں طریقہ بھی ہو سکتا ہے؟ صدر ایوب کی اس روایتی صاف گوئی سے سوال کرنے والا اخباری نمائندہ ساکت و جامد کھڑا صدر ایوب کا منہ تکتا رہ گیا۔ کشمیر کے مسئلہ پر ایک استفسار کے جواب میں صدر ایوب نے کہا اگر اقوام متحدہ کشمیر کے بارے میں اپنا فرض مناسب طور پر سرانجام دیتی تو یہ تنازعہ اب تک حل ہو گیا ہوتا۔

ولادت باسعادت

یہ خبر جماعت میں خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم سید میر مسعود احمد صاحب نائب وکیل الدیوان تحریک جدید کو مورخہ ۳ دسمبر ۱۹۶۰ء بروز ہفتہ پہلا بچہ عطا فرمایا ہے۔ نومولود حضرت سید میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پوتا اور محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ابن حضرت مرزا شریف احمد صاحب مدظلہ العالی کا نواسہ ہے۔ نومولود کی والدہ صاحبزادی امۃ الرؤف بیگم صاحبہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نواسی ہیں۔

ادارہ الفضل اس ولادت باسعادت پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ حضرت مرزا شریف احمد صاحب مدظلہ العالی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد نیز خاندان حضرت سید میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو اپنے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے دینی اور دنیوی نعمتوں سے نوازے اور والدین اور سلسلہ احمدیہ کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ دسمبر ۶۰ء

فرقہ اندازی کی ذہنیت مہلک ہے

ہفت روزہ "الاعتصام" نے جو بقول خود "مسلک اہلحدیث کا داعی اور جماعت اہلِ حدیث کا ترجمان" ہے۔ اپنی اشاعت مؤرخہ ۲ دسمبر ۱۹۶۰ء میں ایک نوٹ "سر محمد ظفر اللہ خاں کا مستقبل" کے زیرِ عنوان روزنامہ کوہستان سے بلا تبصرہ نقل کیا ہے۔ اس نوٹ میں کوہستان نے حکومت کو مشورہ دیا ہے کہ اگر وہ چوہدری صاحب موصوف کو جیسا کہ ایک اخبار نے خبر شائع کی ہے حکومت پاکستان کسی جگہ سفیر کرنا چاہتی ہے تو اس کو ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ اس نوٹ میں "کوہستان" نے اپنے مشورہ کے حق میں کچھ نام نہاد دلائل بھی دیئے ہیں۔

ہم یہاں چوہدری صاحب کی وکالت نہیں کر رہے اور نہ انہیں ہماری وکالت کی ضرورت ہے اور نہ ہمیں اس امر سے کوئی دلچسپی ہے کہ کوئی حکومت کسی کو کیا عہدہ دینا چاہتی ہے۔ تاہم ہم بطور ایک پاکستانی کے اس منافرت انگیز ذہنیت کی پرزور مذمت کرنے سے باز نہیں رہ سکتے جس کا اظہار کوہستان نے اپنے اس نوٹ سے کیا ہے۔ اور جس کی وجہ سے اہلِ حدیث کے اس ترجمان نے اس نوٹ کو نقل کرنا ضروری سمجھا ہے۔

پاکستان کی بدقسمتی یہ ہے کہ یہاں ایک گروہ شروع ہی سے اختلاف عقاید کی بنا پر فتنہ انگیزی میں مصروف رہا ہے اور انقلابی حکومت سے پہلے جتنی حکومتیں یہاں بدلی ہیں۔ ان کی ناکامی کا ایک بہت بڑا باعث اس گروہ کی فتنہ انگیزی بھی رہی ہے جس نے جمہوریت کی دھجیاں اڑانے میں کچھ کم حصہ نہیں لیا۔ یہ خود سر اور بر خود غلط طبقہ انقلابی حکومت کی وجہ سے اگرچہ بظاہر دب گیا ہوا نظر آتا ہے لیکن موقعہ پاکر پھر سر نکالنے کی ہمیشہ کوشش کرتا رہتا ہے۔ چنانچہ کوہستان کا یہ نوٹ ایک ایسی ہی کوشش کا اظہار ہے اگرچہ اس نے اپنی اس ذہنیت کو کئی قسم کے فضول دلائل کے پردے میں چھپانے کی ناکام کوشش کی ہے۔ اور یہ کہنا بجا ہے کہ

ہر رنگے کہ جامہ خواہی مے پوش
من انداز قدت را مے شناسم

پاکستان ایک ایسا ملک ہے جس میں اس وقت ہم آہنگی کی سخت ضرورت ہے اور چاہیئے کہ کم سے کم مذہبی عقاید کے اختلافات کی بناء پر سیاسی رو کو گندلا نہ کیا جائے تاکہ ہر عقیدہ کا پاکستانی ملک و قوم کی ترقی میں ہمہ تن اور بہمہ وجوہ حصہ لے اور سب مل کر جتنی جلد ہو سکے ملک و قوم کو اس عروج پر پہنچا دیں جہاں پُر وقار اقوام میں اس کا شمار ہونے لگے۔

یہ کام خاص کر ہماری صحافت کا ہے۔ کہ وہ اگر عوام میں کوئی ایسی بات نظر آئے جو اس ہم آہنگی کے منافی ہو تو اس کو دور کرنے کی کوشش کرے۔ لیکن کیا یہ بدنصیبی نہیں ہے کہ وہی صحافت بجائے ایسا کرنے کے الٹا تفرقہ انگیزی کی باتوں میں حصہ لینے لگے اور عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کرے۔ ابھی حال میں امریکہ میں انتخابات ہوئے ہیں۔ امریکہ میں رومن کیتھولک فرقہ اقلیت میں ہے تاہم ملک نے پروٹسٹنٹ امیدوار کے خلاف ایک رومن کیتھولک کا انتخاب کیا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ ملک کے لوگوں کو مذہبی عقائد کے تفرقوں کی بجائے ملکی مفاد کا خیال ہے۔ انہوں نے اس کی پرواہ نہیں کی کہ منتخب ہونے والا صدر کس مذہبی فرقہ سے تعلق رکھتا ہے۔ آج تمام زندہ اقوام کا یہی طرز عمل ہے۔ برطانیہ بلکہ فرانس اور یورپ کے تمام ممالک میں اب کبھی عقایدی اختلافات کا سیاست میں ذکر تک نہیں ہوتا۔ صرف قابلیت کو دیکھا جاتا ہے۔ اور جہاں تک ہو سکے قابل اور اہل انسان کو کسی عہدہ پر لگایا جاتا ہے۔ کتنا افسوسناک امر ہے کہ اگرچہ موجودہ حکومت نے اس بارہ میں خاص طور پر کھلے لفظوں میں اظہار کر دیا ہوا ہے۔ اور تمام ایسی باتوں پر قدغن لگا رکھا ہے۔ تاہم فتنہ پرور لوگ پھر بھی باز نہیں آتے۔ اور کوئی نہ کوئی منافرت انگیزی کا موقعہ پیدا کر لیتے ہیں۔

ویسے یہی اخبارات ہم آہنگی کے قصیدے ہمیشہ گاتے رہتے ہیں لیکن اپنی پرانی بدعادت کی وجہ سے موقعہ بموقعہ ان رجحانات کا اظہار کرتے بھی نہیں چوکتے۔ آخر میں ہم ان اخبارات کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ وہ اب ایسی باتوں کو ترک کر دیں جن سے پاکستان میں مذہبی عقائد کی بناء پر لوگوں میں تفرقہ و تشتت پیدا ہونے کا احتمال ہو۔ کیونکہ اس سے ملک و قوم کو ضرر پہنچتا ہے۔ اور موجودہ دور میں خاص کر اسلامی مملکت میں اس کی سخت ضرورت ہے۔ کہ قابلیت کی خواہ وہ کسی میں اور کہیں بھی ہو قدر کی جائے اور جس قدر ہو سکے ملک و قوم کے مفاد کے لئے اس سے استفادہ کیا جائے۔ یہی طریق ہے جو تمام زندہ اقوام اختیار کرتی ہیں۔ اور اسلام کے اصول بھی اسی طریق کار کے حامی ہیں۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ جو لوگ خواہ وہ کوئی بھی ہوں کسی پاکستانی کے خلاف خواہ وہ کسی فرقہ اور مکتب خیال سے تعلق رکھتا ہو سیاسی کاموں میں منافرت پھیلانا چاہتے وہ پاکستان کے بہت بڑے دشمن ہیں۔ ان کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ فرقہ پرستی کا مرض نہایت مہلک ہے اس سے پہلے بھی مسلمانوں کو سخت نقصان پہنچ چکا ہے۔ اور آئندہ بھی پہنچے گا۔ ملکی کاموں میں ہر پاکستانی یکساں فرائض اور یکساں حقوق رکھتا ہے۔ اختلاف عقیدہ کی بناء پر سونگھ سونگھ ملکی کام کے لئے لوگوں کو کام دینا ملک و قوم کی ہم آہنگی اور وحدت اغراض و مقاصد کے راستہ میں ایک سخت رکاوٹ ہے جس کو جتنی جلدی ترقی کے راستہ میں حائل ہونے سے روک دیا جائے گا۔ اتنا ہی بہتر ہوگا۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی ذات کا یہاں کوئی سوال نہیں ہے۔ ہم یہاں اس مرض کا علاج چاہتے ہیں جس کی وجہ سے کوہستان کے دل میں ان کے خلاف لکھنے کا جوش پیدا ہوا ہے۔ یہ ذہنیت سخت خطرناک ہے۔ اس خطرناک ذہنیت کو ہوا دینا کسی ملک کے بہی خواہ اخبار کا کام نہیں ہے بلکہ ملک کے دشمن کا کام ہے۔ کیونکہ یہ کسی فرد کا سوال نہیں بلکہ قومی پالیسی کا سوال ہے۔ اور اس پر ملک کے بہترین دماغوں کو ضرور سوچنا چاہیئے اور جہاں کہیں یہ سانپ سر اٹھائے اس کا سر کچلنا چاہیئے۔ خاص کر اخبارات کے لئے ایسا سوال اٹھانا جو اب مردہ ہو چکا ہے نہایت نازیبا ہے۔ ہمیں ایسی باتوں کو اب داستان پارینہ بنا دینا چاہیئے اور نئے جوش اور نئے جذبات جو ملک و قوم کی یکسانی میں مدد کرنے والے ہوں اور پاکستانیوں کو بلا لحاظ مذہب و ملت ایک لڑی میں پرو دینے والے ہوں اپنے سینوں میں پیدا کرنے چاہئیں۔ اگر انقلاب اتنا انقلاب بھی طبائع میں پیدا نہیں کر سکتا تو پھر کسی بہتری کی توقع عبث ہے۔

حدیثِ نبیؐ

گر آنیوالا مسیح الزماں نبی ہی نہیں
تو پھر حدیثِ نبیؐ آپ نے سنی ہی نہیں

مسیح وقت نے کیا بات یہ کہی ہی نہیں
کہ میں نبی بھی ہوں میں صرف اُمتی ہی نہیں

نہ قادیاں سے کینہ ہو جس کے سینے میں
جناب مولوی صاحب وہ مولوی ہی نہیں

وہی ہیں آپ کے جو اعتراض ہیں ان کے
تو کیا عدو کی ابھی ہاں میں ہاں ملی ہی نہیں!

یہ لوحِ قلب پہ لکھ لیجیے مصرعہ تو یہ
جو قادیاں کا منکر ہے احمدی ہی نہیں

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

خدمتِ دین کی ایک سچی تڑپ اپنے اندر پیدا کرو

اپنے عملی نمونہ سے ثابت کردو کہ تم نے فی الحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے

فرمودہ ۱۴ر نومبر ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

قسط نمبر ۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

پس ہماری جماعت کو

اپنے اندر تبدیلی

پیدا کرنی چاہیئے اور منہ کی لاف وگزاف کو جانے دینا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا ہے ؎

آ رہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے

آواز آ رہی ہے یہ فونوگراف سے ڈھونڈو خدا کو دل سے نہ لاف وگزاف سے

لاف وگزاف سے خدا کبھی نہیں مل سکتا۔ کوئی شخص پہلے تو یہ وعدہ کرے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ اور اس کے اعمال اس کے برعکس ہوں۔ تو ایسے انسان کے نور میں کمی تو آتی ہے زیادتی نہیں آ سکتی۔ اپنے دلوں میں خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کرو۔ اور قربانی کی عادت ڈالو۔ اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت ایک ایسی چیز ہے جس سے بندے کا حق بھی پورا ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کا حق بھی پورا ہوتا ہے۔ ہم اس ذریعہ سے اپنے بھائی کو بھی عذاب سے بچاتے ہیں۔ اور

خدا تعالیٰ کے حکم

کو بھی پورا کرتے ہیں۔ باقی جتنے نیک اعمال بجالاتے ہو کسی میں خدا کا حق ہوتا ہے اور کسی میں بندے کا۔ نمازیں پڑھتے ہو۔ تو اس میں بندے کا کچھ حصہ نہیں۔ تم حج کرتے ہو۔ تو اس میں بندے کا کچھ حصہ نہیں۔ تم زکوٰۃ دیتے ہو تو اس میں خدا کا کچھ حصہ نہیں۔ لیکن اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کے حکم کا بھی احترام ہے۔ اور

شفقت علیٰ خلق اللہ

بھی ہوتی ہے۔ اور یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کی حکومت دلوں پر قائم کر رہے ہیں۔ اس سے زیادہ اور کیا نیکی ہو سکتی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ بھی راضی ہو جائے اور بندے کے ساتھ بھی شفقت کا سلوک کیا جائے۔

پیشہ ور فقیروں کو خیرات دینی چاہیئے یا نہیں؟

ایک دوست نے سوال کیا کہ پیشہ ور فقیروں کو کچھ دینا چاہیئے یا نہیں؟

حضور نے فرمایا۔ یہ سوال پہلے بھی کئی دفعہ ہو چکا ہے۔ پیشہ ور فقیر کے متعلق پہلے سوچنا پڑے گا۔ کہ وہ پیشہ ور کیوں بنا۔ کیونکہ خود پیشہ اپنی ذات میں کوئی چیز نہیں۔ اگر تو وہ شخص اس لئے پیشہ ور بنا ہے کہ اس کے ہمسائے یا گاؤں کے مسلمان یا ہندو اس قسم کے ظالم یا سنگدل ہیں کہ وہ اس پر رحم نہیں کرتے۔ اور باوجودیکہ وہ مدد کا مستحق ہے۔ اس کی مدد نہیں کرتے۔ تو ایسے شخص کا پیشہ ور ہونا اس کا اپنا قصور نہ ہوگا اس کو تو تم لوگوں نے اس کی مدد نہ کرنے کی وجہ سے اس پیشہ کے لئے مجبور کیا ہوگا ایسے شخص کو تو دینے یا نہ دینے کا سوال ہی نہیں پیدا ہو سکتا۔ اسے تو اتنا دینا چاہیئے کہ وہ اس پیشہ کو ہی چھوڑ دے۔ بلکہ جب ایسا شخص مانگنے کے لئے آئے تو اسے کہنا چاہیئے کہ ہم سے غلطی ہوئی کہ ہم نے یہ معلوم ہوتے ہوئے بھی کہ تم مدد کے مستحق تھے تمہاری مدد نہ کی۔ اب تم گھر بیٹھو۔ ہم تمہیں تمہارے گھر پر ہی سب کچھ پہنچایا کریں گے۔ پھر

یہ پیشہ اختیار کرنے والے

بھی کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ بعض تو لالچ کی وجہ سے اور بعض چوروں کی مدد کے لئے یہ پیشہ اختیار کر لیتے ہیں کہ وہ ہر دروازے پر اس لئے بھیک مانگنے جاتے ہیں کہ دیکھیں صاحب خانہ کس حیثیت کا مالک ہے۔ یا مکان کے کس حصہ میں آسانی سے نقب لگائی جا سکتی ہے یا دیوار پھاندنے کے لئے کونسی جگہ مناسب ہے۔ اور وہ یہ سب باتیں معلوم کر کے چوری پیشہ لوگوں کو بتاتے ہیں۔ اور ان سے معقول معاوضہ وصول کرتے ہیں۔

ایسے آدمی ہرگز مستحق نہیں کہلا سکتے

اور ایسوں کو ہرگز نہیں دینا چاہیئے۔ لیکن حاجتمند ضرورت کے لئے تو چاہے کوئی حکومت سے مدد کے لئے سوال کرے۔ چاہے سلسلہ سے کرے۔ اس کا حق ہوگا۔ بلکہ یہ تو الٹا قوم پر اعتراض آتا ہے۔ کہ کیوں ایسے آدمی کی اس نے مدد نہ کی۔ میری تو یہ عادت ہے۔ کہ میں ہمیشہ ایسے فقیروں سے جن کو مدد کا مستحق نہیں سمجھتا کہتا ہوں۔ ہمارے ساتھ چلو۔ تمہیں روٹی کپڑا ابھی دیں گے۔ اور تمہارے مناسب حال نوکری بھی دلائیں گے۔ مگر چونکہ ان کی غرض ناجائز طریق سے پیسہ کمانا ہوتی ہے وہ اس طرف نہیں آتے۔ ہم ایک دفعہ لاہور گئے ہوئے تھے انار کلی بازار میں ایک فقیر اسی قسم کا آیا۔ اور اس نے

اپنی عادت کے مطابق

شور مچانا شروع کر دیا کہ میں بھوکا مر رہا ہوں۔ اتنے دنوں سے کچھ نہیں کھایا۔ میں نے کہا تم یہاں ٹھہرو ہم تمہیں گاڑی میں بٹھا کر ساتھ لے جائیں گے۔ اور تمہیں روٹی کپڑا ابھی دینگے اور ملازمت کا بندوبست بھی تمہارے مناسب حال کر دینگے مگر وہ بھاگ گیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک دفعہ لاہور سٹیشن پر گاڑی میں بیٹھے ہوئے تھے۔ خواجہ کمال الدین صاحب کے خسر خلیفہ رجب الدین صاحب بھی ساتھ تھے۔ ایک فقیر آیا اور اس نے کہا میرا فلاں رشتہ دار مر گیا ہے اور اس کی تجہیز و تکفین کے لئے کوئی پیسہ نہیں ہے۔ میری مدد کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پانچ چھ روپے جیب سے نکال کر دینے چاہے مگر خلیفہ رجب الدین صاحب نے کہا یہ روپے میرے ہاتھ میں دیں۔ میں اس کے ساتھ جا کر تجہیز و تکفین کا سارا بندوبست کرا آتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سمجھا کہ یہ خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے روپے انکو دے دیئے۔ اور خلیفہ رجب الدین صاحب روپے لیکر اس فقیر کے ساتھ چل پڑے۔ مگر تھوڑی ہی دیر کے بعد وہ واپس آ گئے۔ اور کہا کہ وہ فقیر تو بھاگ گیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا کوئی رشتہ دار مرا نہیں تھا بلکہ وہ اس بہانہ سے سوال کرتا پھرتا تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا وہ بہرحال محتاج تھا اسی لئے وہ سوال کرتا پھرتا تھا۔ روپے اسکو دے دینے چاہیئے تھے۔ اسی طرح میں نے بارہا تجربہ کر کے دیکھا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دنیا سے دل لگانا بڑا دھوکہ ہے

"دنیا سے دل لگانا بڑا دھوکہ ہے۔ موت کا ذرا اعتبار نہیں۔ موت ہر ایک سال نئے کرشمے دکھلاتی رہتی ہے۔ دوستوں کو دوستوں سے جدا کرتی اور لڑکوں کو باپوں سے اور باپوں کو لڑکوں سے علیحدہ کر دیتی ہے۔ موذی ہے انسان ہے جو اس ضروری سفر کا کچھ بھی فکر نہیں رکھتا۔ خدا تعالیٰ اس شخص کی عمر کو بڑھا دیتا ہے۔ جو سچ مچ اپنی زندگی کا طریق بدلکر خدا تعالیٰ ہی کا ہو جاتا ہے۔ ورنہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے۔ قل ما یعبؤا بکم ربی لولا دعاؤکم یعنی انکو کہہ دو کہ خدا تعالیٰ تمہاری پروا کیا رکھتا ہے۔ اگر تم اس کی بندگی و اطاعت نہ کرو۔ سو جاگنا چاہیئے اور ہوشیار ہو جانا چاہیئے اور غلطی نہیں کھانا چاہیئے۔ کہ یہ گھر سخت بے بنیاد ہے۔"

(مکتوبات احمدیہ جلد ۵ نمبر ۴ صفحہ ۷۳)

کہ یہ لوگ کئی قسم کی مظلومیت ظاہر کرتے ہیں اور اگر ان کو کہا جائے چلو تمہاری روٹی کپڑے اور نوکری کا بندوبست کرتے ہیں تو یہ لوگ بھاگ جاتے ہیں۔ اگر میرا یہ تجربہ صحیح ہے تو وہ لوگ یقیناً جھوٹے ہیں۔ اور ناجائز طریق سے پیسہ کمانا چاہتے ہیں ان میں جتنے بھی کہتے ہیں کہ کام نہیں ملتا ورنہ ہم نوکری کر لیتے وہ جھوٹ بولتے ہیں اگر وہ حلال روزی کمانا چاہتے ہوں تو جو کام بھی ان کو تھوڑا بہت مل جائے کر لیں۔ کیونکہ ان جیسے جسم اور قدو قامت رکھنے والے لاکھوں لوگ مزدوری کرتے ہیں۔ قادیان میں بھی چند آدمی ایسے ہیں جو کہتے ہیں کام نہیں ملتا۔ مگر جب ان کو کام دیں تو وہ نہیں کرتے۔ پھر بھی یہ

فقیر اور گداگر لوگ

ایسا پیچھے پڑتے ہیں کہ وہ کچھ لئے بغیر چھوڑتے ہی نہیں تو اور انہوں کو مجبوراً دینا پڑتا ہے۔ اور بعض اوقات یہ بھی خیال آتا ہے کہ نہ دیا تو بدنامی ہوگی اور لوگ یہ بدظنی کریں گے کہ یہ فقیروں کو دیتے ہی نہیں پھر بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جنہوں نے کئی قسم کے فن سیکھے ہوتے ہیں کئی آتے ہیں اور موڑے ہیں ایسا ٹنڈا آگے کر دیتے ہیں۔ اس کے متعلق مجھے ایک دفعہ ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ یہ فی الواقعہ ٹوٹے ہوئے نہیں ہوتے بلکہ یہ سب بناوٹی ہوتے ہیں۔ اور ان کو تجربہ کار جراح ایسا بنا دیتے ہیں یہ تو قوم کی بدبختی ہے کہ اس قسم کے لوگ پیدا ہوتے ہیں۔ نوجوانوں کے لئے موقعہ ہے کہ ایسے لوگوں کی اصلاح کی چاہئے اور ان کو سمجھایا جائے کہ وہ اس قسم کے کاموں کو چھوڑ کر نوکری یا محنت مزدوری کر کے اپنا پیٹ پالیں۔

ہمارا کام تو صرف یہ ہے

کہ نیک تجاویز کو تمہارے سامنے رکھ دیں اس پر عملی کارروائی تمہارا کام ہے۔ البتہ اندھا۔ لولا یا لنگڑا ہو تو اس قسم کے لوگ واقعی مدد کے مستحق ہوتے ہیں اور ان کی ضرور خدمت کرنی چاہئے۔ اسی طرح جس کو تم مستحق سمجھو اس کو ضرور دو کیونکہ مستحق کو نہ دینا گناہ ہے۔ ایسا آدمی جو لولا یا اندھا ہو وہ کیا کام کر سکتا ہے۔ کیا وہ گھر میں بیٹھا ہی مر جائے۔ پس ایسے لوگوں کو ضرور دو اور ساتھ ہی استغفار بھی پڑھو کہ ہماری قوم کی حس اتنی مر گئی ہے کہ جس شخص کے گھر جا کر ہمیں اس کی خدمت کرنی چاہئے تھی وہ خود ہمارے پاس خدمت کرانے آیا ہے شاید اسی طرح قوم میں بیداری پیدا ہو جائے۔ اور جو ہٹا کٹا سوالی ہو اس کو کہو چلو تمہیں نوکری دلاتے ہیں۔ اگر وہ حلال کی روٹی کھانا چاہتا ہوگا تو وہ تمہارے ساتھ چل پڑے گا ورنہ بھاگ جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی

میں یہ بھی نصیحت کرتا ہوں

اور میرا اپنا بھی یہی قاعدہ ہے کہ جہاں میں سمجھتا ہوں کہ لوگوں کو اس قسم کی بدظنی کا موقعہ ملے گا کہ احمدی غیر احمدیوں کو خیرات نہیں دیتے۔ وہاں ضرور کچھ نہ کچھ دے دیتا ہوں۔ تمہیں بھی چاہئے کہ اگر اس قسم کا موقعہ ہو جس سے دوسروں کو بدظنی پیدا ہونے کا خطرہ ہو تو کچھ نہ کچھ ضرور دے دیا کرو۔

واقفین کی ضرورت

وقف جدید انجمن احمدیہ کو ایسے مخلصین کی ضرورت ہے جو اسلام کے شیدائی ہوں۔ اور اس راہ میں ہر قسم کی مشکلات برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ دینی علوم سے شغف اور واجبی واقفیت رکھتے ہوں۔ دیہاتی جماعتوں کی اسلامی رنگ میں تربیت کرنے کے اہل ہوں اور مالی مشکلات کے باوجود وفاداری خوش دلی اور بشاشت کے ساتھ اپنے عہد کو نبھانے کی طاقت رکھتے ہوں۔ وقف کی درخواستیں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں بھجوائی جائیں جزاھم اللہ احسن الجزاء

(ناظم تعلیم وقف جدید انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

خدمت دین کے خواہشمند احباب متوجہ ہوں

اس وقت اندرون پاکستان اور بیرونی ممالک میں خدمت سلسلہ کے لئے مندرجہ ذیل کوائف والے احباب کی ضرورت ہے۔ جو احباب اپنی زندگی وقف کرنا چاہیں وہ وکالت ہذا کو مطلع کریں۔ (۱) گریجوایٹ نوجوان (۲) ایسے احباب جو انگریزی یا کوئی اور غیر ملکی زبان جانتے ہوں اور سلسلہ کے لٹریچر سے اس حد تک واقفیت رکھتے ہوں کہ بیرونی ممالک میں تبلیغ کر سکیں (۳) ایسے ڈاکٹر جو سرکاری ملازمت سے فارغ ہو چکے ہوں یا پرائیویٹ پریکٹس کرتے ہوں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

رسالہ "راہِ ایمان"

اس رسالہ نے جماعت کی ایک حقیقی ضرورت کو پورا کیا ہے

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

ایک مختصر سا رسالہ "راہِ ایمان" کے نام سے شیخ خورشید احمد صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل نے حسب منشاء حضرت سیّدہ ام متین صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی لکھ کر شائع کیا ہے۔ اس رسالہ کی غرض و غایت چھوٹی عمر کی احمدی بچیوں کے لئے اسلام اور احمدیت کے متعلق ابتدائی معلومات مہیا کرنا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اس رسالہ نے بڑی حد تک اس غرض کو پورا کر دیا ہے۔ کلمہ طیبہ اور ارکان اسلام اور نماز روزہ کے مسائل سے شروع کر کے اس رسالے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مختصر سے حالات اور خلافت کا بابرکت نظام۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ضروری تعلیم اور اخلاق فاضلہ اور سلسلہ احمدیہ کی ہدایات اور مرکزی نظام جماعت وغیرہ کے متعلق مفید معلومات ایسے رنگ میں جمع کر دیئے گئے ہیں جو چھوٹی عمر کی بچیوں کے لئے انشاء اللہ بہت مفید ثابت ہوں گے۔ درحقیقت اس رسالہ نے جماعت کی ایک حقیقی ضرورت کو پورا کیا ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے مفید بنائے۔ اور اس کی اشاعت احمدی بچیوں کے لئے بابرکت ثابت ہو۔ آمین فقط

خاکسار مرزا بشیر احمد ۲۸/۱۱/۶۰

نوٹ:۔ یہ رسالہ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ سے ۱۰ فی نسخہ کے حساب سے مل سکتا ہے۔

ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) ماہ نومبر ۱۹۶۰ء

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اسلامی خدمات اظہر من الشمس ہیں۔ اس زمانے میں اسلام کی ڈوبتی ناؤ کو آپ نے عین وقت پر بچایا حتیٰ کہ دشمن اسلام، اسلام پر حملہ آور ہونے کی بجائے اپنے ہی بچاؤ کی فکر میں پڑ گئے۔ علمی میدان میں یورپ کو ناز تھا کہ لاطینی اور یونانی زبانیں تمام مغربی زبانوں کی ماں ہیں۔ اور سنسکرت لاطینی کی بہن تو کہلا سکتی ہے ماں نہیں۔ لیکن ہندوؤں کا دعویٰ تھا کہ سنسکرت تمام ہندوستانی زبانوں کی ماں ہے اور سب سے قدیم زبان ہے مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا کو یہ نیا نظریہ دیا کہ اصل زبان جو خدا نے انسان کو بذریعہ الہام عطا کی وہ عربی زبان ہے اور یہی ام الالسنہ ہونے کی مستحق ہے۔ کیونکہ عربی الفاظ کی ماہیت اور ان کا فلاسفی کو بیان کرتی ہے اور باقی تمام زبانیں خواہ وہ کلاسیکل ہی کیوں نہ ہوں اس خوبی سے معرّا ہیں اور عربی کے سامنے بالکل گونگی ہیں۔ اس لئے عربی زبان کو جائز طور پر ام الالسنہ ہونے کا فخر حاصل ہے۔

آپ نے اپنی کتاب منن الرحمٰن میں اپنے اس دعویٰ کو بدلائل ثابت کیا ہے اور آپ کے تتبع میں آپ کے ایک خادم شیخ محمد احمد صاحب مظہر بی اے ایل ایل بی وکیل لائلپور نے ایسے اصول پیش کئے ہیں جن کی موجودگی میں حضور کا یہ دعویٰ سو فیصدی صحیح ثابت ہو جاتا ہے، ریویو آف ریلیجنز کے گذشتہ پرچوں میں آپ نے ان اصولوں پر سیر کن بحث کی ہے۔ لیکن نومبر ۱۹۶۰ء کا پرچہ (جو حال ہی میں شائع ہوا ہے) اسی امر کے لئے مخصوص کر دیا گیا ہے۔ کہ سنسکرت زبان عربی سے نکلی ہے۔ اور بے شمار مثالوں سے ثابت کر دیا گیا ہے کہ سنسکرت کے اصل مادہ کو اگر زوائد سے علیحدہ کر دیا جائے تو وہ کھرے سونے کی طرح صاف عربی سے نکلا ہوا ہوگا۔ زبانوں سے دلچسپی رکھنے والے احباب کے لئے یہ پرچہ بہت جاذب ہوگا۔ یہ ریویو کے قریباً ۷۰ صفحات پر طبع ہوا ہے۔

(مینجنگ ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز۔ ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ صاحبہ تقریباً ایک ماہ سے بیمار ہیں احباب جماعت و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(عبدالرحیم خان کاٹھ گڑھی)

ریاست انڈیانا، امریکہ میں تبلیغ اسلام

ٹیلی ویژن پر مبلغ اسلام کا انٹرویو۔ ایک مشہور اخبار میں اسلام کا ذکر

(مرسلہ وکالت تبشیر ——— ربوہ)

ریاست انڈیانا کے دارالحکومت انڈیا نیپس میں ہمارے مبلغ امین اللہ خانصاحب کا انٹرویو ۱۱/۱۲ نومبر کی درمیانی شب ٹیلی ویژن پر پیش کیا گیا۔ امین اللہ خانصاحب ہمارے پہلے مبلغ ہیں جو اسی مشن سے اعلاء کلمۃ الاسلام کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ حال ہی میں آپ انڈیا نیپس میں پہنچے ہیں۔ اس سے قبل وہ بالٹی مور اور واشنگٹن میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرتے رہے ہیں۔

ٹیلی ویژن پر ہمارے مقامی مشن کے سائن بورڈ THE AHMADIYYA MOVEMENT IN ISLAM کی نمائش کی گئی۔ ہمارے مبلغ سلسلہ کو لٹریچر دکھاتے ہوئے اور سوالات کا جواب دیتے ہوئے پیش کیا گیا۔ دیگر سوالات کے علاوہ آپ سے پوچھا گیا کہ کیا غیر ملکی امریکی مشنریوں کی عیسائی بنانے کی کوششوں کو بُرا سمجھتے ہیں آپ نے بتایا کہ ایک حقیقی اسلامی حکومت ہر فرد کو اپنے مذہب کی تبلیغ کی اجازت دیتی ہے۔ اور مسلمانوں کو اسے بُرا منانے کی ضرورت نہیں۔ ہاں البتہ اگر کوئی فتنہ و فساد پیدا کرے۔ تو یقیناً ناپسند کیا جائے گا۔ اس سوال کے جواب میں کہ کیا آپ کی تبلیغی مساعی کو امریکہ میں کسی نے بُرا محسوس کیا ہے۔ آپ نے کہا کہ مجھے یہاں پہنچے ہوئے کوئی زیادہ عرصہ نہیں ہوا لیکن اس عرصہ میں مجھے کوئی ایسا تجربہ نہیں ہوا۔ البتہ مستقبل کے متعلق خدا بہتر جانتا ہے۔ آپ نے بتایا کہ آپ کو ایک چرچ میں بھی تقریر کا موقع ملا۔ اور لوگوں نے دلچسپی کا اظہار کیا۔ یہ امید نہیں کرنی چاہیئے کہ لوگ تبلیغی مساعی کو بُرا محسوس کریں گے۔ جبکہ ایک مبلغ قانونی حدود کی پابندی کرتا ہو اور جبکہ ملکی قانون اسے اس مذہب کی اشاعت کی اجازت دیتا ہو۔

یہ پروگرام ہمارے مقامی مشن ہاؤس میں فلمایا اور ریکارڈ کیا گیا۔

یاد رہے اس سے قبل بالٹی مور کے ایک مشہور اخبار میں بھی آپ کا انٹرویو شائع ہوا۔

اسی ٹیلی ویژن سٹیشن نے ایک بار پھر ہمارے اس مبلغ کا انٹرویو پیش کیا۔ جو ٹیلی ویژن نے دکھایا۔ اس نمائش میں ہمارا مشن ہاؤس دکھایا گیا۔ اسی طرح تختہ سیاہ پر مرقوم لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ انگریزی ترجمہ کے ساتھ پیش کیا گیا۔ سوالات کا جواب دیتے ہوئے مبلغ سلسلہ نے بتایا کہ اسے جماعت احمدیہ کی طرف سے بھجوایا گیا ہے۔ جس کا پاکستان میں مرکزی مقام ربوہ ہے۔ اس نے بتایا کہ اس جماعت نے دنیا کے مختلف ممالک میں اپنے مشن جاری کر رکھے ہیں۔ مثلاً مشرقی افریقہ، مغربی افریقہ۔ انگلینڈ، ہالینڈ، جرمنی، سوئٹزرلینڈ، انڈونیشیا، بورنیو وغیرہ۔

مبلغ سلسلہ نے اپنے مقصد کے متعلق سوالات کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ اس کا مقصد حقیقی اور دائمی امن کے قیام کے لئے مذاہب عالم میں بہترین مفاہمت پیدا کرنا ہے۔

اسی طرح ایک اور ٹیلی ویژن سٹیشن نے بھی ان کا انٹرویو دوبارہ پیش کیا۔ مبلغ سلسلہ سے پوچھا گیا کہ اسلام اور عیسائیت میں بنیادی فرق کیا ہے۔ آپ نے بتایا کہ اسلام اور موجودہ عیسائیت کے درمیان ایک بڑا فرق یہ ہے کہ اسلام خالص توحید پیش کرتا ہے۔ اور عیسائیت تثلیث۔ مبلغ سلسلہ نے تختہ سیاہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کلمۂ توحید انگریزی ترجمہ کے ساتھ دہراتے ہوئے بتایا کہ ایک مسلمان یہ شہادت دیتا ہے کہ کوئی معبود حقیقی نہیں مگر ایک خدا اور محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔ آپ نے بتایا کہ دراصل حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی خالص توحید کی تعلیم دی تھی۔ چنانچہ متی ۱۹/۱۷ میں ہے

"اس نے اسے کہا تو مجھے کیوں نیک کہتا ہے۔ نیک تو کوئی نہیں مگر ایک یعنی خدا۔"

جب اسلام کے پس منظر پر روشنی ڈالنے کو کہا گیا۔ تو اس نے بتایا کہ دراصل حضرت موسےٰ علیہ السلام نے بھی پیشگوئی کی تھی۔

"خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے تیرے ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی برپا کرے گا۔ تم اسکی طرف کان دھرو۔"

(استثناء ۱۸)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مخاطب بنی اسرائیل تھے اور ان کے بھائیوں (یعنی بنی اسماعیل) میں سے نبی کی بعثت کا وعدہ تھا چنانچہ پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بنی اسمٰعیل میں سے تھے اور یہ پیشگوئی انہی کی ذات اقدس میں پوری ہوئی ہے

یہ پروگرام متحرک غیر صوتی اور متحرک صوتی ہر دو اقسام کی تصاویر پر مشتمل تھا اسے بھی مشن ہاؤس میں ہی منایا گیا اور ریکارڈ کیا گیا۔ سوال وجواب کا سلسلہ فی البدیہہ تھا۔

علاوہ ازیں ریاست انڈیانا کے مشہور اخبار "انڈیانا پولیس ٹائمز" نے مشن ہاؤس کے قیام کی خبر اور مبلغ سلسلہ کے انٹرویو کو اہتمام سے شائع کیا۔ خبر کے علاوہ مشن ہاؤس اور مبلغ سلسلہ کی تصاویر کو شائع کیا گیا۔ اس خبر کو ۸۰ صفحات پر مشتمل سنڈے ایڈیشن کے صفحہ ۲ پر چھ کالموں میں پھیلاتے ہوئے تین سطور کی سرخیوں سے شائع کیا گیا۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء

مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۰ء کو

——— ربوہ میں منعقد ہوگا

احباب جماعت کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ حسب سابق امسال بھی مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا۔ انشاءاللہ

(ناظر اصلاح وارشاد)

دنیا کی پچاس مختلف زبانوں میں تقاریر

غیر ملکی زبانیں جاننے والے احباب توجہ فرمائیں

امسال بھی انشاءاللہ تعالےٰ جلسہ سالانہ کے موقع پر دنیا کی کم و بیش پچاس مختلف زبانوں میں تقادیر کرنے کا پروگرام ہے۔ جاپانی۔ جرمن۔ ملیالم۔ کریولی۔ سپانیز تامل اور ڈچ زبان جاننے والے احباب خاص طور پر اور دیگر غیر ملکی زبانیں جاننے والے ——— احباب ——— بھی مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔ تاکہ ان کے نام پروگرام میں شامل کر لئے جائیں۔

مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ایک ضروری اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج سے قریباً تین سال قبل پاکستان میں تعلیم و اصلاح اور رفاہ خلق کی غرض سے "وقف جدید" کا اجراء فرمایا۔ اس انجمن کے کام کا آغاز حضور کے اپنے ہی دفتر کے ایک کمرہ میں ہوا تھا۔ اب کام کی وسعت اور بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر اس انجمن کے لئے علیحدہ دفاتر تعمیر کرنے کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے ایک موزوں قطعہ اراضی اس غرض کے لئے وقف جدید انجمن احمدیہ کو دیدیا ہے۔ تعمیر کے ابتدائی اخراجات کے طور پر مکرم چوہدری محمد شریف صاحب آف چک ۲۰۶ نہر مراد ضلع بہاولنگر نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی وساطت سے مبلغ پندرہ ہزار روپے کا گرانقدر عطیہ عنایت فرمایا ہے فجزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

ان دنوں حالات جماعت کے صاحب ثروت اور مخلص احباب سے اپیل ہے کہ وہ اس عمدہ مثال کی تقلید کرتے ہوئے سلسلہ کے اس اہم ادارہ کے دفاتر کی تعمیر کے لئے اپنے اپنے عطیہ جات جلد روانہ فرمائیں اور ارشاد خداوندی فاستبقوا الخیرات کے مطابق جلدی دینے اور زیادہ دینے میں ایک دوسرے سے بازی لے جانے کی سعی فرمائیں!

یہ جملہ رقوم افسر صاحب امانت ربوہ کے نام "امانت وقف جدید" کی مد میں بھجوائی جائیں اور اس کی اطلاع دفتر ہذا میں بھی کی جائے تا ایسے سب دوستوں کے لئے جو کار خیر میں حصہ لیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں دعا کے لئے عرض کیا جا سکے۔

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

مجالس انصار اللہ علاقہ سندھ و بلوچستان کیلئے ضروری اعلانات

(۱) مجالس انصار اللہ علاقہ سندھ و بلوچستان کی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا۔ اعلیٰ کارکردگی کے لحاظ سے مجلس انصار اللہ خیرپور ڈویژن اوّل قرار پائی۔ ناظم صاحب مجلس انصار اللہ مذکور کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک کتاب اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تفسیر قرآن پاک کی ایک جلد بطور انعام تقسیم کی گئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مجلس کو آئندہ بھی نمایاں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(۲) مجلس انصار اللہ علاقہ سندھ و بلوچستان کی طرف سے ماہوار رپورٹ فارم چھپوا کر بوساطت ناظمین متعلقہ مقامی مجالس کو ارسال کئے جا چکے ہیں۔ زعماء کرام اس فارم کو غور سے پڑھیں اور اس کی خانہ پری کر کے ایک فارم مجلس انصار اللہ مرکزیہ کو ارسال کر دیا کریں۔ ایک فارم خاکسار کے پتہ پر اور ایک فارم ناظم صاحب متعلقہ کو بھجوایا کریں۔ ناظمین صاحبان نگرانی کریں کہ رپورٹیں بروقت بھجوائی جاتی ہیں۔

(۳) گذشتہ سالانہ اجتماع مجلس علاقائی سندھ و بلوچستان منعقدہ بمقام حیدرآباد میں فیصلہ ہوا تھا کہ ڈویژنل مجالس معززہ رقم بمد چندہ تعمیر دفتر انصار اللہ مرکزیہ قیادت مال انصار اللہ مرکزیہ کو بھجوائیں۔ ناظمین کی طرف سے مفصل رپورٹس کا انتظار ہے۔ زعیم اعلیٰ صاحب کوئٹہ اس طرف خاص توجہ دیں۔

سالانہ اجتماع سے واپسی پر خاکسار کو بتایا گیا کہ علاقہ سندھ کے کسی دوست نے مبلغ ۱۷/۲ روپے میرے پتہ پر منی آرڈر کئے تھے جو کہ واپس چلے گئے ہیں۔ احباب نوٹ فرمائیں کہ یہ چندہ مقامی مجالس کی طرف سے براہ راست "قیادت مال ربوہ" کو ارسال کرنا چاہیئے۔ میرے پتہ پر کوئی دوست چندہ ارسال نہ فرمائیں۔

المعلن عبدالحق ورک ناظم اعلیٰ مجلس انصار اللہ علاقہ سندھ و بلوچستان

۱۶۱/۱ مارٹن روڈ۔ کراچی ۔۵

پچھلے سال کے وعدوں سے غافل نہ ہوں

ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ پچھلے سال کے وعدوں سے غافل نہ ہوں۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ چونکہ اب نیا سال شروع ہو گیا ہے اس لئے ہمارا پچھلا معاف ہے۔ مگر یہ بالکل غلط ہے۔ خدا تعالیٰ (۲)

تحریک جدید کا جہاد کبیر ایک تاریخی دور ہے

حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود فرماتے ہیں:۔

"اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ اس قسم کی تحریک صدیوں میں کوئی ایک ہی ہوا کرتی ہے۔ اور اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دور ایک یادگار زمانہ دور ہے جس کی تمام انبیاء اور مرسلین نے حضرت نوح سے لے کر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تک خبر دی ہے اور اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ آپ کے کام کو مضبوط کرنے اور اشاعت احمدیت کی بنیادوں کو پختہ کرنے میں جو شخص حصہ لیتا ہے وہ اپنے آپ کو اس تاریخی دور میں شامل کرتا ہے جو قیامت کے دن بہت سی جماعتوں پر جو نظر آ رہی ہیں ہماری جماعت کو زیادہ اہمیت دینے اور زیادہ عزت کا مستحق بنانے والا ہے۔ ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ اس تحریک میں حصہ لے اور اسلام اور احمدیت کی جڑوں کو مضبوط کر دے۔

پس اے دوستو!!! مرنے سے پہلے اور وقت کے ہاتھ سے نکل جانے سے پہلے اس تحریک میں حصہ لو کہ اس امت پر پھر یہ دن نہیں آئیں گے"

(مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اسلام کا ایک اہم رکن ۔ زکوٰۃ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت میں ایک خاصی تعداد ایسے افراد کی ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے دینی اموال کے ساتھ دنیاوی اموال سے بھی نوازا ہوا ہے اور ان پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ہی فضل ہے کہ ان میں سے ایک بڑی اکثریت کو زکوٰۃ کی ادائیگی کی توفیق ملتی ہے۔ لیکن چند احباب ایسے بھی ہیں جو یا تو مسئلہ سے ناواقفیت کی وجہ سے یا عدم توجہ کی وجہ سے زکوٰۃ ادا کرنے میں غفلت کر جاتے ہیں۔ ادائیگی زکوٰۃ کی اہمیت اس سے ظاہر ہے کہ قرآن پاک میں جہاں بھی نماز کا حکم آیا ہے اس کے ساتھ ادائیگی زکوٰۃ کی بھی تاکید فرمائی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کچھ لوگوں نے زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کر دیا۔ خلیفۃ المسلمین حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان کے خلاف تلوار اٹھائی۔ تاریخ اسلام میں صرف یہی ایک واقعہ ہے جبکہ اسلام کے کسی فریضہ کے ادا کرنے سے انکار پر تلوار اٹھائی گئی ہو۔ اس سے ظاہر ہے کہ اسلام میں زکوٰۃ کی ادائیگی کو کس قدر اہمیت دی گئی ہے۔

پس احباب (جماعت جن پر زکوٰۃ واجب ہے) اسلام کے اس اہم رکن کی ادائیگی کی طرف خاص توجہ فرمائیں۔ صدران جماعت و سیکرٹریان مال مہربانی کر کے افراد جماعت کو مسئلہ زکوٰۃ سے باخبر کریں۔

(ناظر بیت المال۔ ربوہ)

جماعت احمدیہ لاہور کا عزم صمیم

محترم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب وعدہ جات تحریک جدید کے ضمن میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"خطبہ جمعہ مورخہ ۱۸ ۱۱/۴ میں احباب جماعت کو تاکید کر دی گئی کہ وہ تحریک جدید کے فنڈز کو مضبوط بنائیں ..... اس سال تحریک جدید کے وعدوں کو پچاس ہزار روپے تک پہنچانے کی انتہائی جد وجہد کریں"

گذشتہ سال اس جماعت کی طرف سے قریباً چونتیس ہزار روپیہ کے وعدے تھے۔ اس سال سولہ ہزار روپیہ کا اضافہ کرنے کا عزم کوئی معمولی امر نہیں۔ خصوصاً اس حالت میں کہ یہ جماعت "دار الذکر" کے نام سے ایک وسیع و عریض مسجد بنانے میں بھی مصروف ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جماعت کو ہر نیک ارادے میں کامیاب فرمائے۔ آمین۔

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

---

(۲) سے کئے گئے وعدے اگر پورے نہ کئے جائیں تو انسان کو اگلی نیکیوں کی بھی توفیق نہیں ملتی"

تحریک جدید کے سال ۲۷ کا وعدہ کرنے والے اپنے گذشتہ سالوں کے وعدوں کا بھی محاسبہ فرمائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضرور تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۸۶۴ میں زکریا احمد قریشی ولد ناصر احمد قریشی پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن بگٹ گنج مردان پشاور ڈویژن صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم اکتوبر ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت اوسطاً -/۱۵۱ روپیہ ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کو داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

فقط راقم الحروف زکریا احمد قریشی ولد ناصر احمد قریشی بلٹ گنج مردان ۱-۱۰-۶۰

العبد۔ زکریا احمد قریشی بقلم خود ۱-۱۰-۶۰

گواہ شد۔ سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ ۱-۱۰-۶۰

گواہ شد۔ شیخ مشتاق احمد ولد شیخ نذیر احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ مردان ۱-۱۰-۶۰

نمبر ۱۵۸۶۵ میں مسماۃ صفیہ خاتون زوجہ سید محمود احمد شاہ قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن مردان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۱۰-۶۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد معاوضہ کلیم کی رقم ہے جو گورنمنٹ نے میرے کلیم اراضی سفید پلاٹس محلہ دارالیسر کی منظور کی ہے یہ جائیداد مجھے میرے خاوند سید محمود احمد شاہ نے میرے حق میں دی تھی جس کا کلیم ادائیگی گورنمنٹ پاکستان نے گیارہ ہزار روپیہ منظور فرمایا ہے یہی میری جائیداد ہے میرے پاس زیور وغیرہ کوئی نہیں صرف مبلغ گیارہ ہزار روپیہ کی جائیداد رکھتی ہوں میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ جائیداد وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

(نوٹ) مجھے اس وقت اس معاوضہ کلیم مذکورہ بالا میں ایک مکان چار ہزار دو صد چوبیس روپیہ کا ملا ہوا ہے۔

فقط راقم الحروف سید محمود احمد شاہ خاوند موصیہ مذکورہ۔

الامتہ۔ صفیہ خاتون بقلم خود زوجہ سید محمود احمد شاہ ۱-۱۰-۶۰

گواہ شد۔ سید مسعود احمد ولد سید محمود احمد فرزند حقیقی موصیہ مکان نمبر ۲۲۸/بی بگٹ گنج مردان

گواہ شد۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

نمبر ۱۵۸۶۶ میں سید محمود احمد شاہ صاحب ولد سید محمد یوسف قوم سید پیشہ بے کاری الحال عمر ۸۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن مردان صوبہ سرحد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم اکتوبر ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائیداد معاوضہ کلیم کی رقم ہے جو گورنمنٹ پاکستان نے میرے کلیم اراضی قادیان محلہ دارالیسر اور دارالفضل کے سفید پلاٹس اراضی کا منظور کیا ہوا ہے جس کی رقم ادائیگی بذمہ گورنمنٹ مبلغ چودہ ہزار چھیالیس (-/۱۴۰۴۶) روپیہ ہے۔ میرے ذمہ اس وقت مبلغ ساڑھے چار ہزار روپیہ قرض ہے میری خالصاً رقم مبلغ نو ہزار پانصد چھیالیس روپے جائیداد ہوتی ہے یہ میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ جائیداد وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط راقم الحروف سید محمود احمد شاہ ولد سید محمد یوسف صاحب مہاجر قادیان حال بگٹ گنج مردان

العبد۔ سید محمود احمد شاہ بقلم خود

گواہ شد۔ سید مسعود احمد شاہ فرزند حقیقی سید محمود احمد مکان نمبر ۲۲۸/بی بگٹ گنج مردان۔

گواہ شد۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

نمبر ۱۵۸۶۷ میں رشید الدین احمد ولد محمد احمد قوم افغان پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن بگٹ گنج ضلع مردان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ ستمبر ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ -/۱۳۹ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا (انشاء اللہ) اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

فقط راقم الحروف رشید الدین احمد ولد محمد احمد صاحب بازار بگٹ گنج مردان ۲۰-۹-۶۰

العبد۔ رشید الدین احمد بقلم خود

گواہ شد۔ عبد الرحمٰن مولوی فاضل ولد مولوی معین الدین صاحب مرحوم وصیت نمبر ۱۵۰۳۳

گواہ شد۔ سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت

نمبر ۱۵۸۶۸ میں عبد القادر ولد حاجی صالح محمد صاحب قوم منگلا پیشہ زمینداری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۵ء ساکن چک ۱۶۸/۱۷۱ شمالی منگلا ڈاک خانہ سلانوالی ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ مارچ ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ اسوقت والدین کی آمد پر ہے مبلغ چالیس روپے ماہوار تقریباً جو میری ذات کا خرچ ہے۔ میں اس کا ۱/۱۰ حصہ ہر ماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر آئندہ میں کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ اور اگر کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کردیا جائیگا۔ فقط

العبد۔ عبد القادر بقلم خود ولد حاجی صالح محمد صاحب ۴-۳-۶۰

گواہ شد۔ عبد الخالق بقلم خود سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ چک ۱۶۸/۱۷۱ شمالی ضلع سرگودھا ۴-۳-۶۰

گواہ شد۔ ڈاکٹر میر رفیع احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ چک ۱۶۸/۱۷۱ منگلا ضلع سرگودھا ۴-۳-۶۰

نمبر ۱۵۸۷۰ میں امتہ الرشید زوجہ شریف احمد واچ میکر قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈرگ روڈ کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹-۷-۶۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد منقولہ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/۷۰۰ روپیہ اور زیورات بالیاں طلائی ایک تولہ قیمتی -/۱۲۰ روپے سنگر مشین مستعمل قیمت تقریباً -/۱۵۰ روپیہ مندرجہ کل جائیداد -/۹۷۰ روپے کی مالیت ہے اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر کوئی اور جائیداد یا آمد زندگی میں پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو میرا ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامتہ۔ امتہ الرشید زوجہ شریف احمد ڈرگ روڈ کراچی ۱۹-۷-۶۰

گواہ شد۔ متقی محمد حسین صاحب ولد میاں لدھا صاحب سیکرٹری وصایا ڈرگ روڈ کراچی

گواہ شد۔ شریف احمد خاوند موصیہ واچ میکر ڈرگ روڈ کراچی

درخواست دعا

"میرے چچا ملک غلام رسول صاحب سابق چیف گڈس کلرک آج کل ملتان میں سخت بیمار ہیں بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔"

ملک منصور احمد عمر

محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ

تقریب رخصتانہ

ربوہ۔ مورخہ ۴ر دسمبر ۱۹۶۰ء بروز یکشنبہ بوقت تین بجے سہ پہر مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی کی صاحبزادی امۃ القیوم اختر صاحبہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ان کا نکاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خواجہ مختار احمد صاحب بٹ بی اے۔ ایل ایل۔ بی ابن مکرم خواجہ عبدالرحمٰن صاحب سیالکوٹ کے ہمراہ پڑھا تھا۔

تقریب رخصتانہ میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد، بزرگان سلسلہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام صدر انجمن اور تحریک جدید کے ناظر و وکلاء صاحبان اور کارکنان نیز دیگر احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے علاوہ ازیں بیرونی جماعتوں کے احباب بھی خاصی تعداد میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب نے کی بعدہٗ مکرم میاں محمد شریف صاحب اشرف نے درثمین میں سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی آخر میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ تقریب رخصتانہ کے بعد برات (جو ڈھائی بجے قبل دوپہر سیالکوٹ سے ربوہ آئی تھی) سوا چار بجے سہ پہر کے قریب سیالکوٹ واپس روانہ ہوگئی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر طرح مبارک کرے اور اسے مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴